کیا نابالغ بچہ اپنی ذاتی رقم مسجد یا مدرسے میں دے سکتا ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12993

تاریخ اجراء: 27 صفر المظفر 1445 ھ / 14 ستمبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دِین اس مسئلہ کے بارے میں کہ گیارہ سال کا نابالغ بچہ اپنی مرضی سے نفلی صدقہ کر سکتا ہے؟مسجد مدرسے میں پیسے دینا چاہے تو دے سکتا ہے؟ یا اُسے نفلی صدقہ کرنے کے لیے والدین کی اجازت کی ضرورت ہو گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اولاد کی اسلامی تربیت کرنا والدین کے اہم فرائض میں سے ہے، لہذا والدین کو چاہیے کہ وہ بچپن ہی سے اپنی اولاد کو صدقہ و خیرات کرنے کا عادی بنائیں۔ اس کا ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ والدین انہیں صدقہ و خیرات کے فضائل بتا کر اپنی ذاتی رقم یا مال ان بچوں کے ہاتھوں سے کسی جائز کام میں خرچ کروائیں مثلاً مسجد و مدرسے میں اپنے ذاتی پیسے اُن کے ہاتھوں سے بھجوائیں تاکہ یہ نیک خصلت ان میں جڑ پکڑ جائے۔

البتہ پوچھے گئے سوال کا جواب یہ ہے کہ نابالغ اپنی مرضی سے یا والدین کی اجازت سے بہر صورت نفلی صدقہ نہیں دے سکتا، یعنی اپنی ذاتی رقم مسجد و مدرسے میں خرچ نہیں کر سکتا کہ نابالغ مالی صدقے کا اہل نہیں۔ جیسا کہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق باپ کے لیے جائز نہیں کہ وہ نابالغ کے مال کو ہبہ (Gift) یا صدقہ کرے بلکہ خود نابالغ کے اپنے ذاتی مال میں اس طرح کے تمام تصرفات بھی باطل ہوں گے۔

باپ کے لیے جائز نہیں کہ وہ نابالغ کے مال کو ہبہ کرے۔ جیسا کہ دُرِ مختار میں ہے:" وفیھا: لا یجوز ان یھب شئیاً من مالِ طفلہ ولو بعوض لانھا تبرع ابتداء "یعنی خانیہ میں مذکور ہے کہ باپ کے لئے جائز نہیں کہ وہ بچے کے مال میں سے کوئی چیز ہبہ کرے اگرچہ یہ ہبہ بالعوض ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ یہ (ہبہ بالعوض) ابتداءً تبرع ہے۔(الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الھبۃ، ج 08، ص 583، مطبوعہ کوئٹہ)

نابالغ صدقہ یا ہبہ کرے تو اس کا یہ تصرف باطل ہے، ولی کی اجازت پر موقوف نہیں ہوگا۔ جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ "جامع الصغار" کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: "لو **ان الصبی** طلق او وھب **او تصدق** او باع بمحاباۃ فاحشۃ او اشتریٰ باکثر من قیمتہ قدر مالا یتغابن الناس فی مثلہ۔۔۔ **فھذہ العقود کلھا باطلۃ لا تتوقف**" یعنی اگر بچے نے طلاق دی یا ہبہ کیا یا صدقہ کیا یا بہت زیادہ سستا فروخت کیا یا اتنی زیادہ قیمت پر خریدا جس میں لوگ دھوکہ نہیں کھاتے تو یہ تمام عقود باطل ہوں گے، ولی کی اجازت پر موقوف نہ رہیں گے۔" (فتاوی رضویہ، ج19، ص637، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے: "باپ کو یہ جائز نہیں کہ نابالغ لڑکے کا مال دوسرے لوگوں کو ہبہ کر دے اگرچہ معاوضہ لے کر ہبہ کرے کہ یہ بھی ناجائز ہے اور خود بچہ بھی اپنا مال ہبہ کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا یعنی اس نے ہبہ کر دیا اور موہوب لہ کو دے دیا، اس سے واپس لیا جائے گا کہ ہبہ جائز ہی نہیں۔ **یہی حکم صدقہ کا ہے کہ نابالغ اپنا مال نہ خود صدقہ کر سکتا ہے نہ اس کا باپ۔۔۔۔۔ اگر والدین بچہ کو اس لیے چیز دیں کہ یہ لوگوں کو ہبہ کر دے یا فقیروں کو صدقہ کر دے تاکہ دینے اور صدقہ کرنے کی عادت ہو اور مال و دنیا کی محبت کم ہو تو یہ ہبہ و صدقہ جائز ہے کہ یہاں نابالغ کے مال کا ہبہ و صدقہ نہیں بلکہ باپ کا مال ہے اور بچہ دینے کے لیے وکیل ہے جس طرح عموماً دروازوں پر سائل جب سوال کرتے ہیں تو بچوں ہی سے بھیک دلواتے ہیں۔**" (بہارِ شریعت، ج03، ص81، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net